طبلہ سارنگی پر نام نہاد روشن ضمیر اہل باطن سر دھنتے ہیں۔ ایسے میں ہماری صدائے نحیف پر کون کان دھرتا ہے مگر ہم یہ آواز بلند کرتے رہیں گے۔ مسلمانوں جیسے نام والے متعدد صحافی ملک کے نامور اخبارات، رسائل وجرائد اور ٹی وی چینلز پر اپنے ملحدانہ نظریات کے اظہار کے واسطے بلائے جاتے ہیں۔ باتوں باتوں میں یہ لوگ کسی نہ کسی طرح ایک بار ضرور اپنا مسلمان ہونا بیان کر دیتے ہیں اور اس کے بعد پوری اسلامی تہذیب اور اسلامی شعائر وعبادات کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ سکہ بند سیکولر قومی اخبارات میں اپنے سیکولر خیالات کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ ان اخبارات کی پالیسی سیکولر نہیں ہے۔ نذیر ناجی نظریہ پاکستان کی ہر روز بیانگ دہل تکذیب کرتے ہیں، ان کے فرمودات سن کر کوئی بھی شخص انہیں پاکستانی مسلمان نہیں مانتا۔ انہیں اس بات سے چڑ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا بقول ان کے نظریہ پاکستان بعد میں جماعت اسلامی اور مولانا شبیر احمد عثمانی اور دیگر ملاؤں نے گھڑا تھا۔

ملک ریاض نے نام لے کر ان صحافیوں کی نشاندہی کی ہے جن کے ضمیر انہوں نے خریدے ہیں مگر انہیں شرم نہیں آتی۔ ثبوت ملک ریاض دے یا نہ دے، ہماری بلا سے وہ سچ کہتا ہے یا جھوٹ، یہ معاملات باہمی ہیں ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ وہ کوئی صحافی نہ تھے۔ اخبار کے مالک نہ تھے۔ ان کا کوئی ٹی وی چینل نہ تھا۔ پھر صحافی ان کے ہاں کیوں جاتے تھے اس سے کیوں میل ملاقات رکھتے تھے۔ ڈاکٹر ارسلان افتخار کا سکینڈل ظاہر ہونے اور ملک ریاض کا ٹی وی پر آ کر عدالت عظمیٰ کی توہین کرنے سے پہلے ہم کسی ملک ریاض نامی شخص کو جانتے ہی نہ تھے۔ اگر صحافیوں نے اس سے پیسے، پلاٹ، گھر نہیں لیے تو اسے آخر کیا ضرورت پڑی تھی کہ یونہی انہیں بدنام کرتا۔ صرف ان کا نام لیتا اور دیگر ہزاروں صحافیوں کو معاف کر دیتا ہے۔ ضمیروں کے سودے کاغذ پر نہیں ہوتے۔ ایسے کالے کاروبار گواہوں کے روبرو نہیں کیے جاتے۔ نامزد صحافی جو کہیں گے ہم خود وہی کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے صحافیوں کے ہاتھ صاف ہیں کیونکہ ملک ریاض کے پاس قبض الوصول نہیں ہے۔

آخر صحافیوں کو کس نے یہ آزادی دی ہے کہ وہ چوراہوں میں بیٹھ کر اسلام، اس کی فلاسفی، اس کی معاشرت وسیاست کی تضحیک کریں۔ ہمارے نزدیک وہ شخص پاکستانی نہیں ہو سکتا جو نظریہ اسلام یا نظریہ پاکستان کی تردید کرتا ہے اور گلوبل ویلج کی دلیل پر شعائر اسلام پر پھبتی کستا ہے۔ ہم یہاں یہ ضرور کہیں گے کہ اس نظریاتی غدر کی وجہ علمائے اسلام کی باہمی نفرتوں اور مسلکوں کی تقسیم ہے۔ وہ مسلکوں کی ظلمتوں میں کھو گئے ہیں اور اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھ میں چلا گیا جن کا مقصد لوٹ مار کے سوا کچھ نہ تھا۔ پاکستان کی سالمیت کلمہ اسلام سے وابستہ ہے اور یہ وابستگی علمائے اسلام کے سوا کوئی نہیں برقرار رکھ سکتا۔